© rasailojaraid.com

کی محنت اور ان کی حسنِ استعداد و صلاحیتِ استنباط و اخذ کا پتہ چلتا ہے۔ زبان عام فہم اور اندازِ بیان دلچسپ اور سہل ہے۔ مصنف نے خود لکھا ہے کہ اس حصہ کو جلد دوم کی تمہید سمجھنا چاہئے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ دوسرا حصہ نفس موضوع بحث سے متعلق اہم مسائل و مباحث پر مشتمل ہوگا۔ اس کتاب کا مطالعہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے لئے فائدہ کا سبب ہوگا۔

اردو کا سب سے بڑا شاعر اور محسن از مولانا عبد الصمد صارم سیوہاروی۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۴۲ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۸؍ پتہ مکتبہ ابراہیمیہ عابد روڈ۔ حیدر آباد دکن۔

اس کتاب میں مصنف نے اردو ادب کی تاریخ کے مسلمات کے خلاف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ شیخ مصحفی اردو زبان کے سب سے بڑے شاعر اور محسن تھے لیکن اسلوبِ استدلال اور طرزِ بحث نہایت خام اور تشنہ و ناکام ہے۔ اول تو مصنف نے اردو شاعری کے تمام ادوار میں سے صرف ایک دور کا انتخاب کر لیا ہے جو اردو زبان کی اصلاح اور اس کی تہذیب و ترتیب کا دور کہلاتا ہے اور جو شیخ مصحفی کا بھی عہد ہے۔ اس دور کا سابق دور سے مقابلہ کرنے کے بعد مصنف نے یہ کیا ہے کہ مصحفی کا مقابلہ ان کے مشہور ہم عصروں میر و سودا۔ اور جرات و انشا سے کر کے ہر ایک کی خامیاں اور کوتاہیاں گنائی ہیں اور مصحفی کو ان تمام عیوب سے پاک و صاف قرار دیکر ان کی تمام معاصرین پر فضیلت ثابت کی ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اس بحث میں بھی دوسرے تذکرہ نویسوں اور مقالہ نگاروں کی آرا اور ان کی عبارتوں کو مع حوالہ کے پیش کر دینے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ خود اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت کم محسوس کی گئی ہے۔ اس بنا پر بحث کا یہ حصہ بھی کچھ زیادہ فنی نہیں ہونے پایا ہے اور اس سے تسلی بخش طور پر یہ ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ مصحفی کو واقعی میر و سودا پر ترجیح حاصل ہے۔ اس طرح کے مباحث میں محض ادھر ادھر کی باتیں کرنے سے کام نہیں چلتا۔ ضرورت اس کی تھی کہ مصحفی اور میر و سودا کے قریب قریب ایک ہی مضمون کے اشعار کا انتخاب کیا جاتا اور پھر ان میں باہم فنی اصول پر موازنہ کیا جاتا۔ ایک دو شعر دل کے

© rasailojaraid.com

موازنے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اچھا اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لیا جائے کہ مصحفی اپنے ہم عصروں میں سب سے بڑے شاعر تھے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ اردو کے سب سے بڑے شاعر اور محسن بھی تھے مصنف نے عہد مصحفی کے بعد کے شعراء کا بالکل ذکر نہیں کیا۔ معلوم نہیں کیوں؟ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جس زبان میں غالب۔ مومن۔ ذوق اور میر انیس و اقبال جیسے شعراء موجود ہوں اس زبان کا سب سے بڑا شاعر شیخ مصحفی کو قرار دینا صحتِ ذوق کی کوئی اچھی دلیل نہیں ہے۔

اللآلی | از مولانا عبدالصمد صارم سیوہاروی تقطیع جیبی ضخامت ۳۰ صفحات کتابت و طباعت عمدہ قیمت ۱؎

فاضل مصنف عربی زبان کے اچھے ادیب ہیں۔ دو سال تک جامعہ ازہر مصر میں بھی تعلیم پا چکے ہیں انہوں نے اردو کے بعض اخلاقی اشعار کا انتخاب کر کے ان کو عربی زبان کا جامہ پہنایا ہے۔ یہ کتابچہ انہیں اشعار کا مجموعہ ہے۔ ترجمہ اچھا اور شستہ و صاف ہے۔ مگر جیسا کہ خود مصنف نے لکھا ہے "شعر کا شعر میں ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے بعض اشعار کا صرف مفہوم ادا کر دیا گیا ہے۔" تاہم فاضل مترجم کی کوشش سزاوار تحسین و آفرین ہے۔

سچی کہانیاں | از پریم پجاری تقطیع خورد ضخامت ۲۷۲ صفحات طباعت و کتابت متوسط قیمت مجلد تین روپے پتہ:۔ کتب خانہ علم و ادب اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

یہ ان کہانیوں کا مجموعہ ہے جو ڈاکٹر عندلیب شادانی کئی سال تک پریم پجاری کے فرضی نام سے رسالہ ساقی دہلی میں لکھتے رہے ہیں مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ کہانیاں محض خیالی افسانے نہیں ہیں بلکہ وہ سچے واقعات ہیں جو ان کو یا ان کے احباب میں سے کسی کو زندگی میں کبھی نہ کبھی ایک دفعہ پیش آئے ہیں اسی وجہ سے ان کہانیوں کا نام "سچی کہانیاں" رکھا گیا ہے۔ ہم نے یہ کہانیاں سب پڑھی ہیں۔ ایک عام مقولہ ہے کہ زندگی میں ہر شخص کو ایک نہ ایک واقعہ ایسا ضرور پیش آتا ہے جس کی مثال بہترین افسانوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ اس مجموعہ میں جو کہانیاں شامل ہیں وہ تقریباً اسی قسم کے واقعات معلوم ہوتی ہیں۔ مصنف کی زبان اور انداز بیان میں بڑی بے ساختگی اور شستگی ہے۔ ص

ص وہ جب کہانی سنانی شروع کرتے ہیں تو مخاطب کی تمام توجہات کو اپنی طرف جذب کر لیتے ہیں اور جب تک کہانی ختم نہیں ہو جاتی وہ اس کو کسی اور طرف متوجہ نہیں ہونے دیتے ان کہانیوں کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اگر ڈاکٹر عندلیب صرف افسانہ نگار ہوتے اور نقاد یا شاعر نہ ہوتے تو وہ ادب کے اس شعبہ میں بہت کامیاب رہتے۔